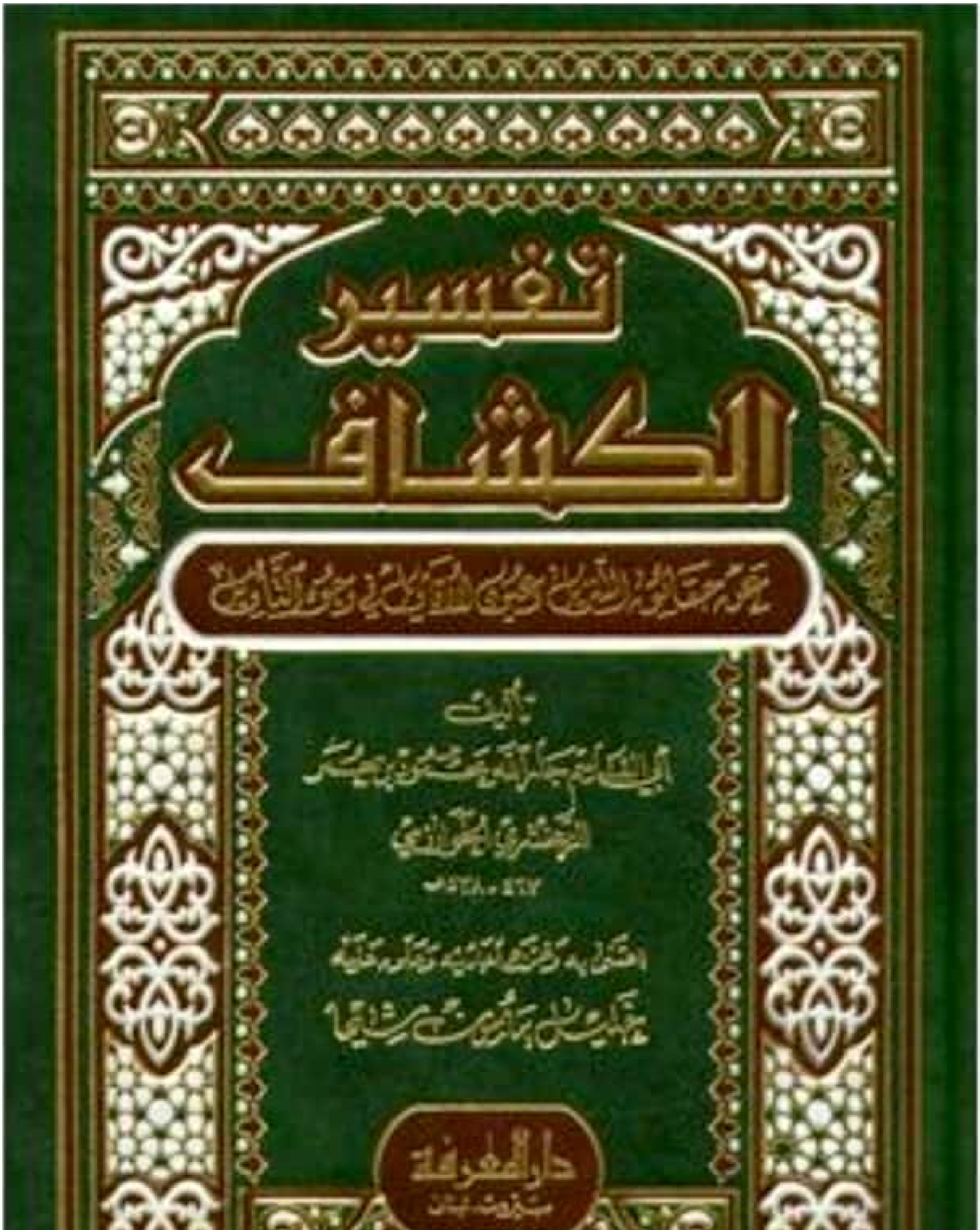

Scanned with CamScanner

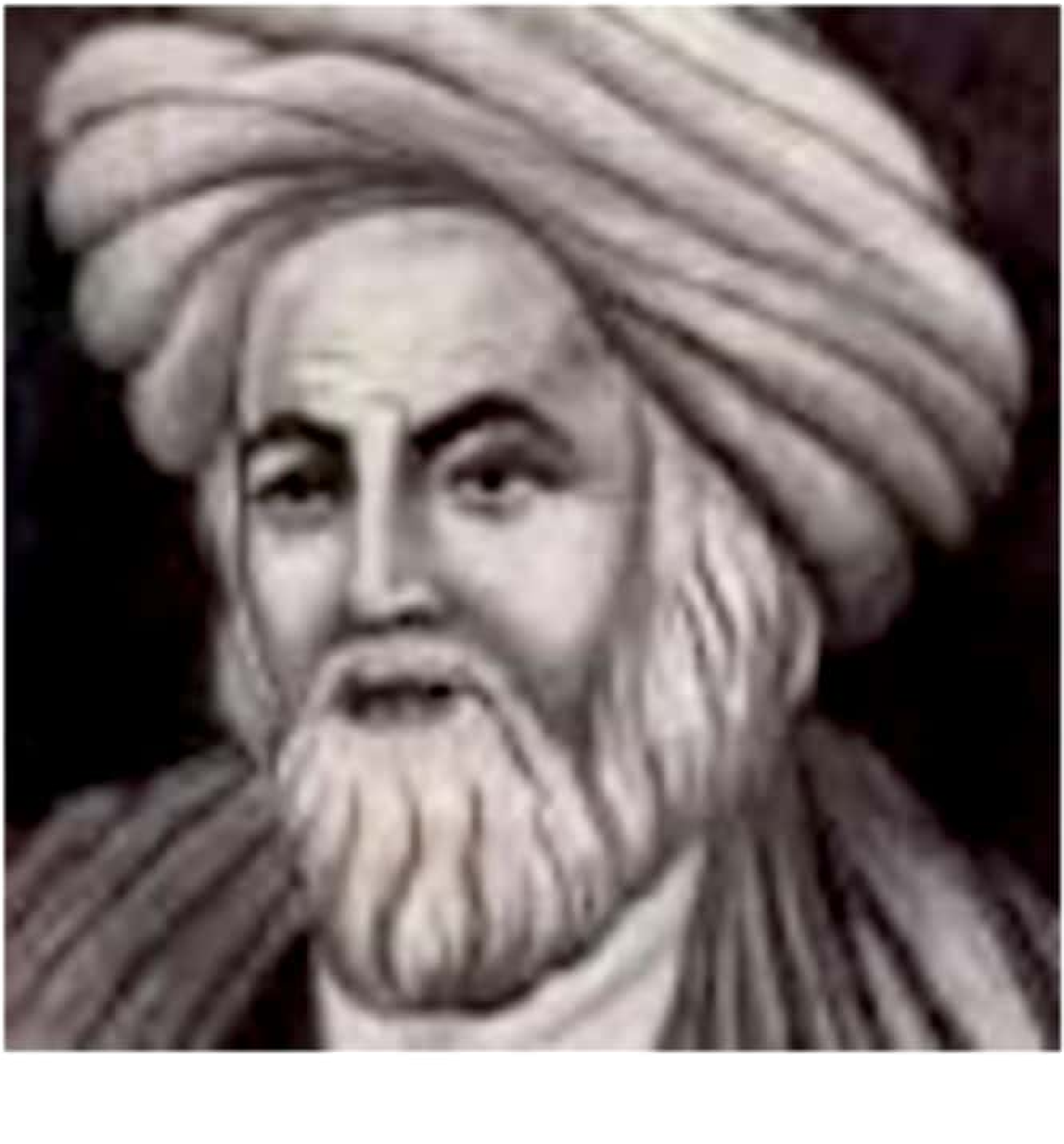

Scanned with CamScanner

(1) تفسیر کشاف کے مصنف کا نام ابوالقاسم محمود بن عمر بن محمد خوارزمی زمخشری ہے اور جار اللہ کے لقب سے مشہور تھے۔ علامہ زمخشری کی ولادت بروز بدھ 27 رجب المرجب 467ھ مطابق 18 مارچ 1075ء کو خوارزم کے ایک گاؤں زمخشر میں ہوئی اسلئے انہیں زمخشری بھی کہا جاتا ہے۔

ابتدائی تعلیم کے بعد وہ بغداد آئے اور بڑے بڑے اہل علم وفن کی خدمت میں رہے اور ان سے علوم وفنون حاصل کیا۔ خراسان جو اپنے دور کا علمی مرکز رہا ہے زمخشری بار بار وہاں گئے یہاں تک کہ وہ اس دور کے علوم وفنون میں مشہور زمانہ ہو گئے۔

علمی شہرت کے بعد وہ جس شہر میں بھی جاتے تھے وہاں کے لوگ ان پر ٹوٹ پڑتے تھے اور ان کے سامنے اپنی شاگردی کو پیش کرنے کے لیے سبقت کرتے تھے۔ وہ جس سے بھی علمی مناظرہ کرتے وہ ان کی فوقیت تسلیم کر لیتا اور ان کا علمی اعتراف کرتا۔ اس طرح ان کی شہرت

Scanned with CamScanner

دور دور تک پھیل گئی۔ اور سیکڑوں کے علم کا چرچہ ہونے لگا۔ یہاں (2)
تک کہ بلا اختلاف وہ اپنے دور کے امام وقت تسلیم کر لئے گئے۔

علامہ زمخشری کی وفات شب دوشنبہ 8 ذوالحجہ
538ھ مطابق 12 جون 1144ء کو ہوئی۔

تصانیف:

آپ نے تفسیر، حدیث، لغت وغیرہ میں نہایت جید تصانیف
کیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

تفسیر کشاف
فائق اللغہ فی تفسیر الحدیث
اساس البلاغہ فی اللغہ
ربیع الابرار
متشابہ اسامی الرواۃ
نصائح الکبار
نصائح الصغار
الرائض فی علم الفرائض
المفصل فی النحو
انموذج، وغیرہ

(3) کشاف کی اہمیت :- کشاف ایک ایسی تفسیر ہے جس سے پہلے اس قسم کی تفسیر نہیں لکھی گئی اس میں قرآن کریم کے اعجاز، عبارت اور بلاغت پر نہایت عمدہ انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ زمخشری صحیح معنی میں اس کے اہل بھی تھے۔ وہ متعدد علوم میں ماہر اور عربی زبان و اشعار کے یکتائے روزگار فاضل تھے۔ ان کی صلاحیتوں کی جھلک ان کی تفسیر کشاف میں نمایاں طور پر نظر آتی ہے۔ اسی لئے مفسرین اس تفسیر پر فریفتہ ہو گئے۔

زمخشری اس بات کا قوی احساس رکھتے تھے کہ مفسر قرآن کے لئے علم معانی و بیان میں مہارت نہایت ضروری ہے۔ کشاف کے مقدمہ میں انہوں نے تفصیلی بحث کی ہے۔

زمخشری کو اپنی تفسیر پر بڑا ناز تھا اور ان کا فخر کرنا بجا بھی ہے۔ اسلئے کہ یہ تفسیر اپنی حیثیت سے منفرد اور اکیلی ہے۔ زمخشری کے دشمن بھی اسکی برتری کا اعتراف کرنے پر مجبور ہیں۔

(۶) ہر دور کے علماء نے کشاف کو اپنی توجہ کا مرکز بنایا۔ ہر اہلِ علم نے اپنے اپنے طور پر اس سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کی۔ کسی نے اس کے معتزلی نظریات کو الگ کر کے تحریر کیا۔ کسی نے اعراب کی وجوہ کو بحث کا موضوع بنایا۔ کسی نے اس پر حاشیہ لکھا۔ اور کسی نے اس کی حدیثوں کو الگ کر کے اس کی تنقید اور اس پر بحث و مباحثہ کیا۔

Scanned with CamScanner